مقروضوں اور تنگ دستوں کی معاشی کفالت سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

(کرونا وائرس کے تناظر میں مطالعہ)

The Welfare of Debtors and Poor in the Light of Seerah
(A Study in perspective of Covid-19)

Dr.Tanveer Huma Ansari
Editor Of Albahis Journal of Islamic Science Research, Department of comparative religion Islamic culture and studies, University of Sindh, Jamshoro:
ansaritanweerhuma@gmail.com

Khurum Sheraz
Ph.D Research Scholar, Islamic studies department Abdul wali Khan University, Mardan (AWKUM):
sherikhan26@gmail.com

Dr. Ghous Uddin Khan
Lecturer, Department of Islamic Studies Govt . Degree College Muslim Bagh Balochistan:
ghausuddin309@gmail.com

Abstract

The Holy Quran is the complete code of life that offers solution to every problem and provides spiritual peace. Islam is the message of security, mercy, brotherhood, love and peace. Islam aimed to establish a free society from exploitation based on equality and justice. Prophet (PBUH) was merciful of the worlds and his standard of goodness, love and kindness to human beings. Even his enemies admitted that he was the best example of tolerance and patience. His revolution based on *Seerah-e-Tayyabah* and Qur'anic teachings is a beacon light for the people till the Day of Judgment. If humanity still wants to prosper today, it must benefit from the same source of growth and guidance .At present, the whole of humanity is suffering from immense problems. In the light of the Holy Qur'an and the biography of the Holy Prophet (PBUH) people should form all aspects of the system of life and establish a blessed inter-human society based on basic human rights and successful in this world and the hereafter. Our Holy Prophet (PBUH) taught us the teachings of human service and in the salary of the sustainable Muslims, where he created a feeling of zakat and rituals, consent, there could also be welfare organization and movements. Prophet (PBUH) teach us the help those persons who didn't

pay debtors and canniness. To understand all these goals Almighty Allah, keep sending the prophets for the sake of their easy time to give guidance. Present study highlights the teachings of Holy Prophet Muhammad (PBUH) for the welfare of debtors and poor. Due to the lockdown, the business is almost non-existent and in such a situation, there is no source of income for the working professionals who earn two-time bread, but in this difficult time, many welfare and government organizations and philanthropists are helping the deserving people. And it should be done; it is the duty of every member of the society. If there is an intention to pay the debt, but could not pay it for some reason and if he is martyred, then that debt will be forgiven from the creditor himself, but the debt which was not intended to be paid will not be forgiven.

Keywords: Welfare, Covid-19, Debtors, Poor, Holy Qur'an, Hadith, Islam, Debtors, Society, Reforms

تعارف:

معلم انسانیت 'نبی رحمت حضرت محمد ﷺ ہمارے لیے ایک ایسا دین قیم لے کر مبعوث ہوئے جس میں ایک مکمل اور جامع زندگی موجود ہے نہ کہ انسانی عقل و فکر پر۔ کیونکہ خالق ہی اپنی مخلوق کی حاجات 'ضروریات اور احوال کو بہتر طریقے سے جان سکتا ہے۔ وہ نفس انسانی کا خالق ہونے کے ناطے انسان کی نفسیات سے آگاہ ہے۔ وہی علیم و خبیر اور سمیع و بصیر ہے۔ اس خالق حقیقی نے اس دین قیم کے اندر نہ صرف انسان کی مادی 'جسمانی اور تمدنی ضروریات کی تکمیل کا سامان مہیا کیا ہے بلکہ اس کی روحانی، اخلاقی اور تہذیبی حاجات کی تکمیل کو بھی مد نظر رکھا ہے۔ اور مرشد حقیقی 'ہادی برحق حضور ﷺ کو ایک ایسی معتدل شریعت عطا فرمائی جس نے اس نظام زندگی کو نہ صرف آسان اور سہل بنادیا۔ جس میں وہ تمام راہنما اصول موجود ہیں جو انسانی زندگی کے ہر گوشے کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ تمام شعبہ جات زندگی میں راہنمائی ملتی ہے اور ہمارے مسائل کا حل موجود ہے خواہ وہ معاشرتی ہوں یا معاشی 'سیاسی ہوں یا قانونی تہذیب و تمدن سے متعلق ہوں یا اخلاقیات سے خواہ انفرادی 'اجتماعی 'قومی یا بین الاقوامی ہوں۔ بڑی بات یہ ہے کہ شریعت محمدیؐ ہر دور میں موجود اس کے تقاضوں کو بھی پورا کرتی ہے۔

آنجناب علیہ الصلوۃ والسلام کی سیرت طیبہ اور قرآنی تعلیمات پر مبنی آپ کا برپا کردہ انقلاب عظیم قیامت تک کے لوگوں کے لیے مینارہ نور ہے۔ اگر آج بھی انسانیت اپنی فوز و فلاح چاہتی ہے تو اسے اسی سرچشمہ رشد و ہدایت سے مستفید ہونا ہو گا۔ اس وقت پوری انسانیت بے پناہ مسائل کا شکار ہے۔ معاشرتی اونچ نیچ، انسانی طبقات، رنگ و نسل اور زبان و ثقافت کے امتیازات، ادنی اور اعلی درجات میں انسانی تقسیم پر مشتمل معاشرت، وسائل رزق کی غیر منصفانہ تقسیم اور استحصال پر مبنی معاشی نظام، غیر متوازن، ظالمانہ اور آمرانہ سیاسی نظام اور حکومتیں، اخلاقیات کے

میدان میں انتہائی بے راہ روی اور انسانی حقوق کی شدید خلاف ورزیاں اس امر کی متقاضی ہیں کہ انسانیت میں نظام حیات کے تمام تر شعبہ جات کی تشکیل قرآن مجید اور سیرت رسول اللہ ﷺ کی روشنی کے بنیادی حقوق پر مبنی خیر وبرکت کا حامل بین الانسانی معاشرہ قائم کرکے دنیاوآخرت میں کامیابی وکامرانی ہوں۔

اصلاح معاشرہ کے ضمن میں یہ ضروری ہے کہ لوگوں میں ایک دوسرے کے لیے خلوص پیدا کیا جائے، امیر وغریب کی تفریق کو ختم کرکے انہیں یکساں حقوق دیئے جائیں۔ اُنہیں قتل وغارت اور فساد برپا کرنے سے روکا جائے۔ ان کو نیکی کی تلقین کی جائے اور بدی سے روکا جائے کیونکہ نیکی اور تقویٰ انسانی شخصیت کی تشکیل میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی عدم موجودگی میں، خود پرستی اور فساد جگہ لے لیتے ہیں، جو کہ معاشرے کے لیے مہلک زہر ہیں۔

موضوع کی اہمیت

اسلام کے معنی سلامتی اور اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دینے کے ہیں۔ اسلام مذہب کے معاملہ میں جبر کو روا نہیں رکھتا، ااور اسلام میں ان کا احترام کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایات پر عمل کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اور ہر انسان کو دوسرے انسان کی مدد کے لئے ہدایت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا انسانوں پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے انسانوں کی اصلاح وفلاح کے نبوت ورسالت کا سلسلہ جاری رہا۔ اسلام، انسانی مساوات، عدل وانصاف، تکریم انسانیت اور جامع انسانی حقوق کا حامل، دین وکامل ہے۔

قرآن مجید کی تعلیمات کے مطابق عدل وانصاف پر مبنی انسانی معاشرہ کا قیام انتہائی اہمیت کا حامل ہے سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

(مسلمانوں!) اللہ انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے اور (لوگوں کے ساتھ) احسان کرنے کا اور قرابت والوں کو (مالی امداد) دینے کا اور بے حیائی (کے کاموں) اور ناشائستہ حرکتوں اور ایک دوسرے پر زیادتی کرنے سے منع فرماتا ہے۔ تم لوگوں کو (ایسی ایسی) نصیحتیں کرتا ہے کہ تم ایسی باتوں کا خیال رکھو۔ ([1])

[1]. النحل16:90

Al-Nahel 16: 90

تزکیہ نفس کی بنیاد پر بہترین انسانی جماعت کی تیاری کے ساتھ ساتھ عادلانہ معاشرہ کی تشکیل کے لیے قوت حاکمہ کا ہونا از بس ضروری ہے۔ چنانچہ اسی احساس ذمہ داری کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ قرآن مجید کی مذکورہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

ترجمہ: "اور دعا کیا کریں کہ اے میرے پروردگار مجھے جہاں لے جا اچھی طرح لے جا جہاں سے نکال اچھی طرح نکال اور میرے لئے اپنے پاس سے غلبہ اور امداد مقرر فرمادے۔"([2])

چنانچہ اسی دعا کی قبولیت کا صلہ یہ تھا کہ آنجناب ﷺ کے دست اقدس سے اسلامی ریاست وجود میں آئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مصیبت زدہ، دکھیارے اور بھٹکے ہوئے مسلمان بھائیوں کی مدد کی جانے لگی اور اس بات کی تلقین کی گئی کہ زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کی بلکہ پوری انسانیت کی مدد کی جائے تاکہ وہ آپ کے لئے اجر و ثواب کا ذریعہ بنیں۔

بھوکے کو کھانا کھلانا

اسلام اگرچہ اہل ثروت کو صدقہ و خیرات کی دعوت دینے، کمزوروں کی غم گساری پر ابھارنے اور فقر و فاقہ میں مبتلا افراد معاشرہ کی طرف دست اعانت بڑھانے کی ترغیب دینے میں بظاہر تیسرے گروہ یعنی انفرادی احسان کے حامیوں کا ہم نوا نظر آتا ہے کہ محض انفرادی صدقہ واحسان پر انحصار کرکے معاشرے کے تنگ دست اور نادار افراد کو اہل ثروت کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے۔ خاص طور پر انفرادی احسان ایسے حالات میں تو بلکل ہی ناقابل اعتماد ہو جاتا ہے جبکہ دل سخت اور ایمان کمزور ہو گئے ہوں اور ذہن و ضمیر پر حرص و آزاد انانیت کا غلبہ ہو، اور اللہ اور رسول ﷺ کی محبت کے نزدیک اہل و مال کی محبت بھی بڑھ گئی ہو۔ دور جاہلیت کا معاشرہ کچھ اسی قسم کا ہو چکا تھا[3]

---

[2]۔ بنی اسرائیل 17 : 80

Bani Israeel 17:80

[3]۔یوسف القرضاوی ترجمہ، عبدالحمید صدیقی، اسلام اور معاشی تحفظ، شرکت پرنٹنگ پریس لاہور 1978ع، ص28

Yousif Al-Qurzavi Translate Abdul Hameed Siddiqui , Islam or Muashi Tahafuz ,Printing Press Lahore 1978 ,pp 28

یہ کتنی خوشی کی بات ہو گی کہ ہم کسی بھوکے انسان کو کھانا کھلائیں کسی مسلمان بہن بھائیوں کو۔ رزق دینے والا میرا اللہ ہی ہے، اللہ کا وعدہ ہے کہ تم جتنا اللہ کی راہ میں دوگے اس سے دوگنا تمہیں نوازا جائے گا جس کا اجر اس جہاں اور آخرت دونوں میں ملے گا۔

قرض کے ذریعے مدد کیجئے:

قرض کے ذریعے ضرورت مند لوگوں کی مدد کی جاسکتی ہے۔ اگر کوئی حاجت مند سفید پوش انسان قرض لینا چاہتا ہے پر وہ کہہ نہیں سکتا تو ہمیں اس کی مدد کو آگے بڑھنا چاہیئے اور اس طرح مدد کرے کہ اس کی خودداری کو بھی ٹھیس نہ پہنچے اور کسی کا بھلا بھی ہو جائے۔[4]

تنگدست قرض دار کے لئے آسانی پیدا کیجئے:

اسلام نے تنگدست قرضدار اور مقروض کے ساتھ حسن سلوک کی ترغیب دی ہے اور اس رعایت کی بشارت بھی اجر وثواب کی صورت میں فرمائی گئی ہے، چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کے قرض میں کمی کی، اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا۔[5] اگر کسی قرضدار اور تنگ دست کو آپ قرض دیتے ہیں تو اس کو آسانی کے ساتھ قرض ادا کرنے کے لیے کہا جائے اگر وہ دے سکتا ہے تو ٹھیک ہے نہیں تو اس کو معاف کر دیا جائے اس کا بدلہ میرا رب اس کو اس جہاں میں بھی دے گا اور آخرت میں بھی ذلیل رسوا ہونے سے بچائے گا۔

فقر وفاقہ تنگ دست کے ازالہ کے لئے دین اسلام میں اگرچہ یہ چیز اصل الاصول کی حیثیت رکھتی ہے کہ ہر شخص کو کوشش اور محنت کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر فقر وفاقہ کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ کیا ہمیں معاشرے کے ایسے افراد جو معذور ہوں اور کام کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں؟ یا کسی ناگہانی آفات کے باعث کام کاج کرنے سے محروم ہوں یا وہ بیوائیں جن کے خاوند انکو اس دینا میں بلکل کسمپرسی کی حالت میں چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ کیا ایسے معاشرہ کو حالات کے رحم وکرم پر چھوڑا جاسکتا ہے؟ نہیں! اسلام نے ان افراد کو بھی فقر وفاقہ اور محتاجی وتنگ

---

[4]- مسند ابی یعلی، ج۔2، ص196، حدیث، 1788

Musanad abi Yala ,Volume 2 ,pg 196 , Hadith 1788

[5]- ترمذی، ج3، ص52، حدیث:1310

Tirmizi , Volume 3 , Pg 52 ,hadith 1310

دستی کے چنگل سے نجات دلانے کے لئے انتظام کیا ہے۔ ایک ہی خاندان کے افراد ایک دوسرے کا خیال کریں اور ایک دوسرے کی اعانت و کفالت کا ذمہ لیں۔ طاقت ور کمزور کے کام آئے دولت مند اپنے فاقہ مست بھائی کا کفیل بن جائے۔ اصحاب قدرت و اختیار اپنے معذور و مجبور رشتہ داروں کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے میں مدد دیں۔ کیونکہ فطرت کا تقاضا یہ ہے کہ ایک خاندان کے افراد کے باہمی تعلقات زیادہ ہوتے ہیں اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ لطف و کرم سے پیش آتے ہیں اور وہ رحم کے رشتے میں ایک دوسرے سے منسلک ہوتے ہیں۔[6]

حدیث پاک میں مظلوم کی مدد کا حکم بھی دیا گیا ہے چنانچہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: مجھے میری عزت و جلال کی قسم! میں جلد یا دیر میں ظالم سے بدلہ ضرور لوں گا اور اس سے بھی بدلہ لوں گا جو باوجود قدرت مظلوم کی مدد نہیں کرتا۔[7]

ہمارے دین اسلام میں اس کی خاص تلقین مسلمانوں کو کی گئی ہے کہ ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کی مدد کرنی چاہیئے کیوں کہ جس رب العزت نے ہمیں نوازا ہے تو ہم اپنے مظلوم بہن بھائیوں کی مدد کریں کیونکہ ہمارا رب ہمیں دے کر بھی آزماتا ہے اور نہ دے کر بھی، اس لیے ہر ایک چیز کا بدلہ ہو گا اور آخرت میں اس کا حساب و کتاب ہو گا۔

حسن معاملہ کی تلقین:

دین اسلام میں تنگ دستوں مقروضوں سے معاملہ اچھا رکھنے کی زیادہ سے زیادہ ہدایات کی گئی ہیں۔ انہی ہدایات کو سامنے رکھتے ہوئے اس طرح بیان کیا گیا ہے:

(الف) قرض دینے کی ترغیب: قرض دینا خیر اور نیکی کا عظیم کام ہے۔[8] کیونکہ کہ کسی مسلمان کی بوقت ضرورت کے کام آنا اور مسلمان کے ساتھ تعاون کرنا اور اس کی مشکل دور کرنا ہوتا ہے۔[9]

---

[6]- یوسف القرضاوی ترجمہ عبدالحمید صدیقی، اسلام اور معاشی تحفظ، البدر پبلیکیشن، شرکت پرنٹنگ پریس لاہور فروری 1978ع، ص52

Yousif Al-Qurzavi Translate Abdul Hameed Siddiqui , Islam or Muashi Tahafuz ,Printing Press Lahore Feburary 1978, pg 52

[7]- معجم اوسط، ج1، ص20، حدیث:36

Muajam Oast ,Volume 1 , pg 20 ,Hadith 36

[8]- المحلی 8/ 462

Al- Muhali 462/8

اور اسلام ان سب باتوں کی پر زور ترغیب دیتا ہے۔ امام شوکانی نے تحریر کیا ہے:

وفی فضیلة القرض احادیث وعمومات الادلة القرآنیة والحدیثیة القاضیة بفضل المعاونة ، وقضاء حاجة المسلم ، وتفریج کربته ، وسد فاقته شاملة له ۔"[10]

"قرض (دینے) کی فضیلت کے متعلق (مخصوص) احادیث کے ساتھ ساتھ قرآن وحدیث میں ایسے عام دلائل بھی موجود ہیں، جو کہ باہمی تعاون، مسلمان کی حاجت بر آری، اس کے دکھ کو دور کرنے اور اس کے فقر وفاقہ کے ختم کرنے کی فضیلت پر دلالت کرتے ہیں۔"

ہمیں بھی کسی مسلمان بہن بھائیوں کو مشکل میں دیکھیں تو ان کی مدد کریں ان کو قرض دیں اور ایک مقرر مدت کے لیے دیں اگر وہ دے نہیں سکتا تو اس کو معاف کر دیں۔

عام دلائل:

اس بارے میں قرآن وسنت کے عمومی دلائل درج ذیل ہیں:

1-اللہ تعالی نے فرمایا:وافعلو االخیر لعلکم تفلحون۔ [11]"اور نیکی کرو، تاکہ تم فلاح پاجاؤ۔"

2-امام ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان 9845 کیا:"آپؐ نے ارشاد فرمایا:" من یسر علی معسر یسر اللہ علیه فی الدنیا والاخرة ۔"جس شخص نے کسی تنگ دست پر آسانی کی، اللہ تعالی اس پر دنیا وآخرت میں آسانی کریں گے۔"

اللہ اکبر! مشکلات میں پھنسے ہوئے اور وسائل سے محروم شخص کو قرض دینے والے کے لیے کس قدر عظیم آسانی ہے![12]

---

[9]-المغنی، 4/347

Al Mughni 347/4

[10]-نیل الاوطار، 5۔/347

Neel Al Otar 347/5

[11]-الحج22: 77

Al-Hajj 22:77

[12]-الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، 11/ 425

Al- Ahsan fee Taqreeb Sahih Ibne Haban ,425/11

اگر آپ کسی غریب اور مظلوم کی مدد کریں گے تو بیشک میرا رب آپ سے اس جہان اور آخرت کے معاملات میں آسانی فرمائے گا۔ انشاءاللہ

مطالبہ میں آسانی

امام بخاری نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ:" رحم الله رجلا سمحا اذا باع ، واذا اشترى ، واذا اقتضى ۔" [13]

ترجمہ:"اللہ تعالی اس بندے پر رحم فرمائیں جو بیچنے، خریدنے اور مطالبہ کرتے وقت سہولت دے۔"[14]

اگر آپ نے کسی کو قرض دیا ہے تو اس کے لیے مطالبہ میں آسانی پیدا کریں اور اس قرضدار کو اتنی مہلت دینی چاہئے کہ وہ آسانی سے دے سکے اگر وہ نہیں دے سکتا تو اس کو معاف کر لینا چاہیئے۔

قرض کے آداب و حقوق:

دین اسلام ہمیں زندگی میں اعتدال پیدا اور معیشت میں میانہ روی اختیار کرنے کی ہدایت کرتا ہے، اس اعتدال اور میانہ روی کا تقاضا یہ ہے کہ کسی مسلمان کو اپنی ضرورت پورا کرنے کے لئے قرض لینے کی ضرورت پیش نہ آئے کیونکہ ایسا کرنے سے خوامخواہ پریشانی ہوتی ہے اور پھر روز بروز اس میں اضافہ ہی ہوتا رہتا ہے۔ جو دوسروں کا خون چوسنے کے بجائے اپنی ضروریات کو نظر انداز کر کے اپنے بھائی کی پیش آمدہ ضرورت کو پورا کرتے ہیں ایسے مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ایسے تعریف فرماتا ہے کہ:

ويوثرون علىٰ انفسهم ولو كان بهم خصاصة ۚ [15]

"اور وہ ضرورت مند حضرات کو اپنی جانوں سے بھی مقدم رکھتے ہیں خواہ انہیں خود احتیاج ہو۔

---

[13]- صحیح البخاری، کتاب البیوع، رقم الحدیث 2076، 4/ 306۔

Sahih Bukhari ,Kitab ul biyooa , Raqam ul Hadis 2076,306/4

[14]- فضل الٰہی، قرض کے فضائل و مسائل، اشاعت، مئی 2008ء، مطبع، انٹرنیشنل دارالسلام پرنٹنگ پریس، ص 72

Fazal Illahi , Qarz k Fazael w masael,pg 72

[15] -الحشر، 59 : 9

Al- Hashr 59: 9

آپ ﷺ کا فرمان ہے:"کٹھن حالات میں جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کو پورا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں۔"[16]

ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا:"جب انسان کا دل مطمئن ہو تو خواہ مخواہ اسے پریشان اور خوفزدہ نہیں کرنا چاہئے :"لوگوں نے دریافت کیا، اسے پریشان کرنے والی کیا شئے ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا" قرض۔"یعنی قرض لے کر انسان پریشان اور پراگندہ حال رہتا ہے۔"[17]

مقروض کو چاہیے کہ جب اللہ تعالیٰ اس کے مالی حالات کو اچھا کر دے اور اسے ادائیگی قرض کے وسائل مہیا ہو جائیں تو حسب وعدہ اس معاملہ کو انتہائی خوش اسلوبی سے پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ ذیل احادیث سے معلوم ہوتا ہے:"حضرت عرباض بن ساریہ رضہ، کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو ایک اونٹ ادھار پر فروخت کیا، جب میں نے اس کی قیمت کا تقاضا کیا تو آپ نے بڑے اچھے انداز میں اسے ادا فرمایا[18]

رسول اللہ ﷺ نے خاص اس کے لئے ہدایت فرمائی ہے:"لوگوں میں بہتر وہی انسان ہے جو قرض کی ادائیگی کے وقت قرض خواہ کا شکریہ ادا کرے اور اس کے مال و اولاد میں خیر و برکت کی دعا کرے جیسا کہ آپؐ نے غزوہ حنین کے موقع پر ایک آدمی سے کچھ قرض لیا تھا تو ادائیگی کے وقت آپ نے اس کے لیے بایں دعا کی تھی:"اللہ تعالیٰ تیرے مال و اولاد میں برکت فرمائے۔"نیز آپ نے فرمایا:" قرض کا حق یہ ہے کہ اسے بروقت شکریہ کے ساتھ ادا کر دیا جائے۔"[19]

ادائیگی کے وقت اگر کسی قسم کی سابقہ شرط کے بغیر اصل رقم کے علاوہ کچھ اضافی رقم دی جائے تو اس میں کوئی بڑی بات نہیں، مقروض اگر باہمت ہے تو اس ادب کو ملحوظ رکھنا چاہیے چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا کچھ قرض آپؐ ﷺ کے ذمے تھا، آپؐ نے وہ بھی ادا کیا اور مجھے کچھ مزید رقم بھی دی، آپؐ

---

[16]-مسند امام احمد، ص104

Musnad Imam Ahmed pg 104

[17]-ایضاً، ج4، ص146

Ibid , Vol 4 pg 146

[18]-ایضاً، ج4 ص127

Ibid , Vol 4 pg 127

[19]-ایضاً، ج4، ص28

Ibid , Vol 4 pg 28

ﷺ نے قرض سے کچھ زیادہ دینے کا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرض سے کچھ زیادہ دینے کا خصوصی حکم دیا۔"[20]

مقروض کو چاہیے کہ حالات کے ساز گار ہوتے ہی اپنا قرض ادا کر دے، خواہ مخواہ ٹال مٹول سے کام نہ لے کیونکہ شریعت نے بلاوجہ دیر کرنے کو ظلم سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ آپؐ ﷺ کا ارشاد ہے: "صاحب حیثیت کا دانستہ ٹال مٹول کرنا صریح ظلم ہے۔"[21]

حضرت بریدہ اسلمی رضہ فرماتی ہیں کہ آپؐ نے ایک مرتبہ فرمایا: کہ جو انسان کسی تنگ دست مقروض کو مہلت دیتا ہے اسے ہر روز اتنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملتا۔" پھر آپ نے فرمایا: "جو کسی مفلوک الحال کو اس کے حالات درست ہونے تک مہلت دیتا ہے اسے ہر روز قرض سے دگنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔" اس پر ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ثواب کی اس قدر کمی وبیشی کو کیونکر بیان کیا ہے تو آپؐ ﷺ نے وضاحت فرمائی: "ادائیگی کے وعدہ تک تو قرض کی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اگر وعدہ کے بعد مہلت دیتا ہے تو جتنے دن وعدہ کے بعد آئیں گے ان کے عوض ہر روز قرض سے دوچند رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔"[22]

حضور ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کسی غریب تنگ دست کو مزید مہلت دیتا ہے یا اسے بالکل معاف کر دیتا ہے اسے اللہ تعالیٰ جہنم کی بھاپ سے محفوظ رکھے گا۔"[23] جو شخص اپنے مقروض کو کشادگی تک مہلت دیتا ہے یا اسے معاف کر دیتا ہے وہ قیامت کے دن عرش کے سایہ تلے ہو گا۔[24] جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی دعائیں شرف قبولیت سے نوازی جائیں اور اسے مصائب وآلام سے نجات مل جائے اسے چاہیے کہ وہ اپنے تنگ دست مقروض کو اس کے

---

[20]- ایضاً، ج3 ص392

Ibid , Vol 3 pg 392

[21]- ایضاً، ج2 ص16

Ibid, Vol 2 pg 16

[22]- ایضاً، ص19

Ibid , pg 19

[23]- مسند امام احمد، ج17 ص327

Ibid , Vol 17 pg 327

[24]- مسند امام احمد، ج5، ص300

Ibid , Vol 5 pg 300

حالات درست ہونے تک مہلت دے۔[25] جو شخص چاہتا کہ قیامت کے دن جب کوئی سایہ نہیں ہو گا اسے عرش بریں کے سایہ تلے جگہ ملے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مقروض پر شفقت کرے یا اسے قرض بلکل معاف کر دے۔[26]

حدیث اقدس میں آپؐ کی دعا بایں بیان ہوئی ہے: خرید و فروخت اور قرض کا تقاضا کرتے وقت اگر اس شخص پر آپ رحم و کرم فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے گا۔ اس لئے قرض کا تقاضا کرتے وقت نرمی اور فیاضی کا مظاہرہ کرتا ہے۔[27]

ان ہدایات کے پیش نظر ایک مسلمان کو شدید ضرورت کے بغیر قرض نہیں لینا چاہیے اور جب اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو تو اپنی نیت صاف رکھے اور جلدی ادا کرنے کی کوشش کرے مقروض کی نیت صاف ہے تو اللہ اس قرض کی ادائیگی میں مدد ضرور کرتے ہیں کیونکہ مقروض کی نیت صاف ہے اللہ تعالی کی رحمت اس کے شامل حال رہتی ہے۔[28]

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ بھی قرض لیا کرتی تھیں، گھر والوں نے انہیں اس اقدام سے روکا تو انہوں نے آپؐ سے فرماتے سنا ہے: جو شخص قرض لیتا ہے اور اللہ تو خوب جانتا ہے کہ یہ اسے ادا کرنا چاہتا ہے، ایسے انسان کے لیے اللہ تعالیٰ دنیا میں ادا کرنے کا کوئی راستہ نکال دیتا ہے۔"[29]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی قرض لیا کرتی تھیں، تو اس کے متعلق جب ان سے معلوم کیا گیا تو فرمانے لگیں کہ میں اس معاونت کو حاصل کرنا چاہتی ہوں جس کا وعدہ آپؐ آپ نے فرمایا: "جس انسان نے ادائیگی

---

[25]- ایضاً، ج2 ص23

Ibid , Vol 2 pg23

[26]- ایضاً، ج3 ص427

Ibid , vol 3 pg 427

[27]- ایضاً، ج3 ص36

Musnad Imam Ahmed , Vol 3 pg 36

[28]- فضیلہ شیخ محمد بن صالح، ص10،11

Fazila Sheikh Muhammad Bin Saleh Turjama , Hafiz Ahmed hamad , Nazer Sani Sheikh Al Hadis abu Muhammad Abdul Sattar Alhammad ,Udhar k mamlat , publishin Jan 2009 , pg 10,11

[29]- مسند امام ج6 ص332

Musnad Imam Ahmed Vol 6 , pg 332

کی نیت سے قرض لیا۔ اسے اللہ کی طرف سے مدد حاصل ہوتی ہے۔"[30] ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کے مقروض انسان کی اگر نیت صاف ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قرض واپس کرنے کی ضرور توفیق دیتا ہے بلکہ اس کے ساتھ اللہ کی مدد اور رحمت رہتی ہے، ایسے حالات میں اگر کوشش کے باوجود اپنا قرض ادا نہیں کر سکا تو اللہ تعالیٰ

قیامت کے دن اس کے ساتھ اپنا خاص رحم و کرم کا معاملہ فرمائیں گے اور اسے قرض داروں کے سامنے ذلیل وخوار نہیں کریں گے جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے: حضور ﷺ نے فرمایا:" قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مقروض کو بلائے گا اور اسے اپنے حضور کھڑا کر کے پوچھے گا، اے ابن آدم! تونے کس لیے قرض لیا تھا؟ اور تونے اس طرح لوگوں کے حقوق کو کیوں ضائع کیا؟ تو وہ جواب دے گا اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میں نے قرض تو لیا لیکن اسے اپنے استعمال میں نہ لا سکا، میں اس کے ذریعے اپنے کھانے پینے کا سامان نہ فراہم کر سکا اور نہ ہی میں اس کے ذریعے اپنے لباس کا بندوبست کر سکا، اسے میں نے یونہی ضائع بھی نہیں کیا بلکہ وہ جل کر تباہ ہو گیا یا کوئی چور اہے سے لے اڑا یا مجھے کاروبار میں ایسا دھچکا لگا کہ دوبارہ سنبھل نہ سکا، ایسے حالات میں اسے ادا نہیں کر سکا، اللہ اس پر رحم فرمائے گا کہ میرے بندے نے سچ سچ کہہ دیا ہے، اب اس کا قرض میں اپنی طرف سے ادا کرتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس کے نامہ اعمال میں رکھے گا جس سے اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا، تب وہ اللہ کے خاص فضل و کرم سے جنت میں داخل ہو جائے گا۔"[31]۔

معاشرے میں زکوٰۃ کے مقاصد:

اگر ہم کتاب و سنت کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں زکوٰۃ کے مقاصد کیا ہیں؟ اور کیوں فرض کی گئی ہے؟ اس کے تین مقاصد ہیں ایک بنیادی اور شخصی باقی دو ثانوی اور اجتماعی۔

زکوٰۃ ایک اہم ترین عبادت ہے جس کے مقاصد غریب و غرباء کی ضرورتوں پر خرچ کرنا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے کچھ قانون قاعدے مقرر کئے ہیں ایسا نہیں ہے کہ جس پر چاہیں خرچ کریں بلکہ خود زکوٰۃ کے مصارف متعین فرما دیئے ہیں۔

---

[30]- ایضاج 6 ص 99

Ibid , Vol 6 pg 99

[31]- ایضاج 1 ص 198

Ibid , Vol 1 , pg 198

"فان کنت من اهل تلک الاجزاء اعطیتک " . ابو داؤد عن زیاد بن حارث صداعی ، باب من یعطی من الصدقة وحد الغنی ، [32]

زکوۃ کے آٹھ مصارف میں پہلا اور دوسرا مصرف فقراء اور مساکین ہیں، فقیر و مسکین میں سے ایک مے معنی ضرورت مند کے ہیں اور دوسرے کے بہت زیادہ ضرورت مند کے: لیکن اس غربت کا معیار کیا ہے، جس کی بنیاد پر کسی کو زکواۃ کی رقم دی جاسکتی ہے؟ اس سلسلہ میں امام ابو حنیفہ کا نقطہ نظر ہے کہ اس شخص کے پاس نصاب زکواۃ کے بقدر مال موجود نہ ہو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے یمن کے والی کو زکواۃ کی وصولی اور تقسیم کے سلسلہ میں حکم دیا کہ زکواۃ مسلمان مالداروں سے لی جائے اور ان ہی کے فقراء میں تقسیم کی جائے[33].

قرآن و کریم میں نماز کے ساتھ زکواۃ کا بھی ذکر کیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی بڑی حکمتیں پوشیدہ ہیں اور مسلمانوں کے لئے خیر و برکت کا باعث ہے ایک تو مال کی پاکیزگی کا سبب ہے اور دوسرا تزکیہ نفس کی پاکیزگی اور صحت ہے۔ جس کی وجہ سے انسانیت پروان چڑھتی ہے غریب و مسکین تنگ دست لوگوں کی مدد اور معاشرہ میں باہمی تعاون اور محبت کا باعث بنتی ہے۔

خذمن اموالهم صدقة تطهرهم وتزکیهم بها وصل علیهم ، ان صلوتک سکن لهم ، والله سمیع علیم -[34]

ان کے مال میں سے زکوٰۃ قبول کرلو کہ اس سے تم ان کو (ظاہر میں بھی) پاک اور (باطن میں بھی) پاکیزہ کرتے ہو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو کہ تمہاری دعا ان کے لیے موجب تسکین ہے اور خدا سننے والا جاننے والا ہے۔

اس آیت میں زکوٰۃ سے مال اور نفس کی پاکیزگی کو بیان کیا گیا ہے۔ جس سے انسان میں صفت بخل سے محفوظ رہتا ہے۔ زکوٰۃ دینے کے جو بنیادی مقصد حاصل کرنا ہے وہ سچی نیت اور عملی اہتمام موجد ہو۔ قرآن حکیم نے بھی اس کے سلسلے میں بڑی ہدایتیں دی ہیں: (الف) زکوٰۃ دیتے وقت صرف رضائے الٰہی کی طلب ہو اور کسی اور مقصد اور غرض کا اس میں دخل نہ ہو۔

---

[32]-ایضاحدیث1632

Ibid . Hadis 1632

[33]. Khalid Saif - UR – Rehmani , Shibkullat almadaras Islamia Madarisweb.com

[34]-التوبہ 9 : 103

Al Tobha 9:103

(ب) زکواۃ میں جو چیز دی جائے وہ عمدہ قسم کی ہو۔ ردی اور خراب چیزوں کو اس غرض کے لئے چھانٹا گیا تو یہ زکواۃ دینا نہ ہو گا' بلکہ زکواۃ کا چھدا اتارنا ہو گا۔

ولا تیمموا الخبیث منه تنفقون ۔[35]

ترجمہ: اور خراب مال کو نہ ڈھونڈو اسی میں سے خرچ کرنے کے لئے۔

(ج) زکواۃ لینے والے پر کوئی احسان نہ رکھا جائے' نہ اس کی دل آزاری کی جائے' نہ اس کی عزت نفس کو ٹھیس پہنچائی جائے۔ اگر ایسی کوئی بات بھی ہوئی تو سارا کیا کرایا اکارت چلا جائے گا۔

حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن تین آدمی جہنم میں سب سے پہلے جائیں گے۔ ان میں سے ایک ہو گا جس نے دنیا میں اس لئے بہت خیر خیرات کی ہو گی کہ لوگ اسے بڑا داتا اور غریب نواز کہیں۔ (مسلم)

ایک اور حدیث میں یہ بات فرمائی گئی ہے: من تصدق یرائی فقد اشرک۔[36] جس نے لوگوں کو دکھانے کے لئے صدقہ خیرات کی اس نے شرک کیا۔ یہ ہیں وہ خاص خاص ہدایتیں جن پر عمل کرنے کے بعد ہی زکواۃ دل کی پاکیزگی اور تزکیے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اندازہ لگایئے یہ کتنی بلند اخلاقی ہدایتیں ہیں، اور علم خیر خیرات میں اور اسلامی زکواۃ میں کیسا زمین آسمان کا فرق ہے؟ ان ہدایات کو دیکھ کر ہر شخص محسوس کر سکتا ہے کہ زکواۃ دیتے وقت نفس کے شدید احتساب کی شدید ترین ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ ایسی عبادت ہے جو نفس کی بے شمار آفتوں سے گھری ہوئی ہے' اور ہر طرف سے اس پر جان لیوا حملوں کا خطرہ برابر لگا رہتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا ویتیما واسیرا انما نطعمکم لوجه الله لا نرید جزاء ولا شکورا۔[37]

ترجمہ: اور کھلاتے ہیں کھانا اس کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو۔ کہ بس ہم کھلاتے ہیں تم کو محض اللہ کی خوشنودی کے لئے۔ نہ چاہتے ہیں تم سے بدلہ اور نہ شکر گذاری۔

---

[35]- البقرہ 2 : 267

Al-Baqra 2: 267

[36]- باب الریاء مشکوٰۃ

.Mishkat bab Al Riyah

[37]- الدہر 8 : 9

Al Daher 8:9

غریبوں کی کفالت:

اب زکواۃ کے ثانوی مقاصد کو لیجئے۔ ان میں سے ایک مقصد یہ ہے کہ کمزور افراد کی بنیادی ضرورتیں پوری کی جائیں اور ان کی ہر طرح سے جتنا ہو سکے مدد کی جائے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں:

ان الله افترض عليهم صدقة تؤخذ من اغنيائهم فترد فى فقرائهم - [38]

ترجمہ: بے شک اللہ نے ان پر زکواۃ فرض کی ہے 'جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور ان میں حاجت مندوں کو دے دی جائے گی۔

اسی طرح قرآن مجید جس 'ادائے زکواۃ' کو ایک اچھے مسلمان کی ضروری صفت اور علامت قرار دیتا ہے' اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

واتى المال على حبه ذوى القربى واليتمى والمساكين وابن السبيل والسائلين وفى الرقاب - [39]

ترجمہ: اور وہ اپنا مال باوجود محبوب ہونے کے 'قرابت داروں کو 'یتیموں کو 'ناداروں کو 'مسافروں کو اور سائلوں کو دیتا اور گردنیں چھڑانے میں صرف کرتا رہتا ہے۔[40]

ان ارشادات سے معلوم ہوا کہ زکواۃ کا ایک خالص اجتماعی اور معاشی پہلو بھی ہے' اور اس کے بغیر زکواۃ کا اسلامی تصور مکمل نہیں ہوتا۔ غرض زکواۃ کا یہ دوسرا مقصد اگرچہ ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ مگر اس کے باوجود دین میں اس کی جو اہمیت ہے اسے معمولی کہا جا سکتا نہ اخروی نقطہ نظر سے نہ دنیوی نقطہ نظر سے۔ اس بات کا پورا اندازہ کرنے کے لئے ان حدیثوں کو بھی دیکھئے: "مومن وہ نہیں ہوتا جو خود تو سیر ہو کر کھائے اور اس کے پہلو میں اس کا پڑوسی بھوکا رہا۔ "(مشکوۃ)" آخرت کے دنوں میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا' لیکن تو نے مجھے نہیں کھلایا۔ بندہ جواب دے گا کہ خدایا! میں تجھے کیسے کھلا سکتا ہوں ؟ تو خود ہی سارے جہانوں کا

---

[38]- مسلم کتاب الایمان ج1

Muslim kitab ul Iman , vol 1

[39]- البقرہ2: 177

Al- Baqra 2: 177

[40]- ایضا، ص97

Ibid ,pg 97

پالنہار ہے۔ ارشاد ہو گا کہ کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے اسے کھلانے سے انکار کر دیا تھا۔"(مسلم)

جو دین بندے کی بھوک پیاس کو خود اللہ تعالیٰ کی بھوک پیاس سے تعبیر کرتا ہو' اس کے یہاں غریبوں اور ناداروں کی حاجت بر آری کوئی معمولی اہمیت کی چیز نہیں ہو سکتی۔

دین کی نصرت:

زکوۃ کے ثانوی مقاصد میں سے دوسرا مقصد دین کی حفاظت اور نصرت ہے۔ قرآن مجید یہ بتاتے ہوئے کہ زکواۃ کی رقم کن لوگوں پر اور کہاں کہاں خرچ کی جانی چاہئے۔ ارشاد فرماتا ہے: "یہ صدقات تو صرف حاجت مندوں' مسکینوں' محکمہ صدقات کے ملازموں اور ان لوگوں کے لئے ہیں۔ جن کی تالیف قلب مطلوب ہو۔ نیز گردنیں چھڑانے میں' قرضداروں کی مدد کرنے میں' اللہ کی راہ میں اور مسافروں کی خبر گیری میں صرف ہونے کے لئے ہیں"۔

ترجمہ: "اللہ کی راہ میں "یعنی اللہ کے دین کی خاطر کی جانے والی جدوجہد میں خصوصاً جنگی ضرورتوں میں۔[41]

اس سے پتہ چلا کہ جہاد فی سبیل اللہ میں مالی ضرورتوں کا فراہم ہونا بھی زکواۃ کے مقاصد میں شامل ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اہل ایمان سے جگہ جگہ یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ "وجاهدوا باموالكم وانفسكم فى سبيل الله[42] ترجمہ: "تم اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ جہاد کرو۔"

اور اہل ایمان کی جب بنیادی صفات بیان کی جاتی ہیں تو ان کے اندر "اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے جہاد کرنے" کی بات بھی لازماً موجود ہوتی ہے۔ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کے ذریعہ جہاد کرنے کا مفہوم بالکل واضح ہے۔ اور یہ دین کی خاطر جہاد کرنے کے لئے جن مصارف کی بھی ضرورت پڑے انہیں اپنے پاس سے مہیا کرو۔

اسلام میں واضح قوانین و قواعد موجود ہیں جن کے تحت یہ فیصلہ لینا کہ زکوٰۃ دینے اور لینے کا مستحق کون ہیں۔؟ اور یہ مسلمانوں کی ذمیواری بنتی ہے کہ اپنی سالانہ آمدنی سے ضروریات خرچ کرنے کے بعد بچنے والی ڈھائی فیصد زکوٰۃ کی مد دیں۔ اور مستحقوں کو ان کا حق دیں۔ اس سے معاشرے میں ایک دوسرے کے لیے محبت کے جذبات اور خوشی کا

---

[41]-التوبہ 9 : 60

Al- Tobha 9: 60

[42]-التوبہ 9 : 41

Al –Tobha 9: 41

احساس رہے گا۔ اسلامی عقیدہ کے مطابق یہ دنیاعارضی ہے اور جو کچھ دیا گیا ہے وہ خدا کی جانب سے عطا کی گئی ہے اس لیے جو مستحق ہیں ان تک ان کا حق پہچایا جائے۔ اور دولت کو بانٹ دیا جائے۔ دین اسلام میں انسان کی طلب دولت میں اعتدال پیدا کرے اور طلب رزق میں حلال ذرائع اختیار کرنے کی طرف رہنمائی کرے۔ دین ہی انسان کی زندگی میں ایک توازن پیدا کرتا ہے اور اس کو سکون واطمینان سے ہمکنار کرتا ہے۔

خلاصہ:

اسلام نے چودہ سو سال سے فقراء ومساکین کے حقوق کو تسلیم کیا ہے اور ان کے حصول کے لئے برسرپیکار ہے۔ کہاوت ہے کہ قابل تعریف وہی ہوتا ہے جس نے کسی نیک کام کا آغاز کیا ہو۔ انسان کے بنائے ہوئے نظاموں میں کئی قانون ہنگامی حالات کے تحت داخل کر لئے جاتے ہیں اور حالات بدل جانے پر انہیں 'خارج بھی کیا جاسکتا ہے مگر جہاں تک اسلام کا تعلق ہے وہ اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا ہے ہمیشہ رہنے والا قانون ہے۔ حرف آخر ہے، اٹل اور ناقابل تغیر ہے۔

یہ خوبی صرف اُسی نظام میں پائی جاسکتی ہے جسے اس ذات نے بنایا ہو جو انسان اور کائنات سے پوری طرح واقف ہو اور ان کی تخلیق کی حکمت سے بھی آگاہ ہو۔ اور یہ اُسی نظام میں پائی جاسکتی ہے جو انسان کمزوریوں اور خواہشات سے مبرا ہو کیونکہ انسانی خواہشات مختلف امور میں انسان کے فیصلوں پر اثرانداز ہو جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ چونکہ مال کی حقیقی مالک ہے لہذا وہ دولت مندوں پر واجب قرار دیتا ہے کہ وہ اپنے مال ودولت میں غرباء ومساکین، قرضداروں اور تنگدستوں کا ایک مقررہ حق رکھیں۔ اس معاملہ میں اسلام صرف وعظ وتلقین اور ترغیب وترتیب ہی پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ وہ اسلامی حکومت کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ دولت مندوں سے اللہ کا مقررہ کردہ حق لے کر غرباء ومساکین، تنگدست کو دے اور جو اس قانون الٰہی سے سرتابی کرے اُس سے جنگ کی جائے تا آنکہ وہ حق کے آگے جھک جائے یوں اسلام وعظ وتلقین کے ساتھ حکومت اور قانون کا دباؤ بھی استعمال کرتا ہے، جبکہ انفرادی احسان کے قائلین صرف وعظ وتلقین پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ فقر وفاقہ اور تنگدستی کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے اسلام کے نقطہ ہائے نظر سے ممتاز کرتی ہے۔

اسلام میں تنگ دستوں کی مدد اور فقر وفاقہ کو ختم کرنے کا باقاعدہ جہاد کا اعلان کیا ہے۔ اس لیے اسلام نے معاشرے کے ہر فرد کو کم ازکم مندرجہ ذیل ضروریات میسر ہونی چاہئیں۔ جس میں گرمیوں اور سردیوں کے لباس ،رہائش، خوردونوش اور کسی فن میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس فن کی وہ کتابیں وغیرہ جن کی اس کو ضرورت

ہو، اور اس کام کے ہتھیار اور اوزار، اور اگر وہ شادی کے خواہشمند ہوں تو اس کی شادی کا انتظام وغیرہ گو کہ اسلام معاشرے کے ہر فرد کو زندگی کی ہر سہولیات میسر کرنا ضروری ہے۔

قرض کی روح ایثار ہے۔ قرض خواہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اس کے لیے اپنے مال کے ساتھ ساتھ وہ ضمنی طور پر اپنے آپ کو اس بات کے لیے بھی تیار کرلیتا ہے، کہ افراط زر کی بنا پر بطور قرض دی ہوئی رقم کی قوت خرید کی کمی کو بھی وہ برداشت کرے گا۔ اس سارے طرز عمل میں اس کا مطمع نظر رضائے الٰہی کا حصول ہوتا ہے۔

سفارشات:

☆ہمیں تنگ دستوں کی مدد کرنی چاہئے ہمارا دین ہمیں یہی سکھاتا ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ آج ہم مسلمانوں کا طرز عمل اور سوچ اس کے برعکس ہے اور ہم نبی کریم ﷺ کی امت ہونے کا حق ادا کرنے میں بری طرح ناکام رہے۔

☆ آج کل جو وباء کورونا وائرس کی وجہ سے حالات خراب ہیں اور معاشرے میں ہر طبقہ متاثر ہوا ہے خاص کر کے غریب عوام تو ایسے میں ہمیں چاہئے کہ غریب لوگوں کی مدد کے لیے آگے آئیں اور ان کی مشکلات کو دور کریں۔ اور ہماری حکومتوں پر یہ ذمیداری عائد ہوتی ہے کہ غریبوں کی مدد کے لیے آگے بڑھیں اور ان کی عزت نفس کو مجروح نہ کرتے ہوئے ان کی مدد کو آگے بڑھیں۔

☆ہمارے حکام کو یہ امر یقینی بنانے کے لیے اقدامات کرنے ہوں گے کہ وہ صحت عامہ کے شعبوں کے ساتھ اچھی طرح سے رابطے میں رہیں اور عملے اور زیر تحویل لوگوں کے ساتھ معلومات کے تبادلے کو بھی یقینی بنائیں۔ انہیں صحت کے حکام کی تازہ ترین سفارشات کی روشنی میں کووڈ-19 کے لیے طبی معائنے کرنے چاہییں۔

☆لاک ڈاؤن کی وجہ سے کاروبار نہ ہونے کے برابر ہے اور ایسے میں دووقت کی روٹی کمانے والے مزدور پیشہ افراد کی آمدن کا کوئی ذریعہ نہیں لیکن اس مشکل گھڑی میں بہت سے فلاحی و حکومتی ادارے اور مخیر حضرات مستحق افراد کی مدد کر رہے ہیں اور کرنی بھی چاہئے یہ معاشرے کے ہر فرد کا فرض ہے۔ اللہ تعالی ہمیں مذکورہ ہدایات کی روشنی میں اپنی اصلاح کرنے کی توفیق دے اور قیامت کے دن کی ذلت اور رسوائی سے محفوظ رکھے۔

نتائج:

☆انبیاء ورسل کی بعثت کا مقصد عدل وانصاف کے معاشرہ کا قیام اور تزکیہ نفس ہے۔

☆کائنات کی تمام مخلوقات کی طرح، انسان کا بھی ایک مقصد وجود ہے جو خالق انسان نے اپنے رسولوں کی وساطت سے مکمل طور پر آشکار کر دیا ہے۔

☆اسلام اس بنیادی حقیقت پر تکرار اصرار کرتا ہے کہ دنیاوی زندگی عارضی ہے اور آخرت کی دائمی زندگی کے لیے امتحان گاہ ہے۔ لہٰذا انسان کو اپنی دنیاوی زندگی کی تمام تر تعمیر و تشکیل اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق کرنا چاہیے تاکہ آخرت میں کامیابی سے ہمکنار ہو۔ چنانچہ معاش کے حصول کے سلسلہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ حلال وحرام کے اصول، کمانے اور خرچ کرنے کی حدود وغیرہ کو پیش نظر رکھنا چاہیے تاکہ معاشی اعتبار سے ایک عادلانہ و منصفانہ معاشرہ قائم ہو سکے جس میں تمام افراد معاشرہ کی بنیادی ضروریات کی فراہمی کا بندوبست ہو اور تمام لوگ اللہ کی عطا کردہ سرچشمہ ہائے رزق سے مستفید ہو سکیں۔

☆اگر قرض خواہ مذکورہ بالا بات سے بھی مطمئن نہ ہو اور افراط زر کی بنا پر بطور قرض دی ہوئی رقم کی قوت خریدی میں کمی کی تلافی کے لیے اصل رقم سے زیادہ کے تقاضا پر اصرار کرے، تو اس سے کہا جائے گا، کہ عام حالات میں قرض دینا مستحب ہوتا ہے، لیکن قرض کی بنا پر اصل رقم سے زیادہ لینا انتہائی سنگین گناہ ہے۔

☆ قرض ادا کرنے کی نیت ہو لیکن کسی وجہ سے ادا نہ کر سکا اور شہید کر دیا گیا تو وہ قرض خود قرض خواہ سے معاف کرا دیا جائے گا البتہ جس قرض کو ادا کرنے کی نیت ہی نہ تھی وہ معاف نہ ہو گا۔